الزام کا واقعی مورد ٹھہرائین اور کہان تک ہمارا قلمی سرمایہ اس الزام سے بری ہو سکتا ہی۔
انھین ضرورتون کو پیش نظر رکھکر اور اپنی گذشتہ ضرورتون کا احساس کر کے مین نے مصمم ارادہ
کر لیا ہی کہ قریب قریب ہر فن مین ایک ایک کتاب لکھون جسمین اُسکے مسائل مصطلحات اون کی
تعریفین نہایت صاف اور سہل لفظون مین بیان کیجائین جو مختصر اور مادری زبان مین ہونے
کیوجہ سے بہت جلد اور آسانی سے مسائل پر عبور کرا سکتی ہین مجھکو صرف پڑھنے سے اسلیے توجہ
نہین کی کہ ان دونون فنون مین ہمارے ہمعصر خود اُردو مین بہت سی کتابین لکھ چکے ہین جو بہت
کافی ہین۔ مین نے منطق سے یہ سلسلہ شروع کیا ہی اور المنطق لکھکر ملک مین پیش کر دیا ہی جسکی
ملک نے قدر کی اور دوسرے فن مین ہاتھ ڈالنے کی ہمت دی اب مین اپنے سلسلہ کا دوسرا حصہ
ملک کی نذر کرتا ہون امید ہی کہ یہ بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔
اسمین فلسفہ طبعی کے اہم اور ضروری مسائل بیان کئے گئے ہین طبعیات مین افلاک کی بحث کسیقدر
غیر ضروری معلوم ہوئی اسلیے اسطرف توجہ نہین کی انشاء اللہ ہیئت مین لکھونگا۔ اسکے بعد عنصریات اور
الہیات ملک کی نذر ہونگے۔

آخر مین معززین ہمعصر اور سعادتمند اخلاف سے التماس ہی کہ سہو اور غلطی سے جو انسانی خاصہ
ہی اسکا ارتکاب ہوا ہوگا براہ دوستانہ یا بزرگانہ مطلع فرمائین اگر مین قوم کی خدمت
کے لیے سبکدوش ہو چکا ہون تو اصلاح فرما کر عیب پوشی کرین اب دعا ہی کہ خدا اس
خدمت کے صلے اور رسول اکرم کے صدقے میرے گناہون کو معاف کرے اور اسکو
قبول فرمائے۔ ما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل

محمد رکن الدین دانا فرنگی محل لکھنؤ

۱۴ صفر ۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

حکمت (یا فلسفہ) موجودات واقعیہ کے حالات واقعیہ کا بقدر طاقت انسانی جاننا۔

یہان سب سے پہلے جو بحث پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ منطق حکمت مین داخل ہی یا نہین بحث کا منشا صرف اسقدر ہی کہ بعضون نے جہان حکمت کی تعریف کی ہی موجودات کے ساتھ خارجیہ بھی بڑھایا ہی اس سے خواہ مخواہ یہ بحث پیدا ہو جاتی ہی کہ منطق نام ہی معقولات ثانیہ کا۔ اور معقولات ثانیہ وہ چیزین کہلاتی ہین جنکا ظرف عروض (یعنی پائے جانے کی جگہ) ذہن ہو تو اگر حکمت کی تعریف مین موجودات خارجیہ کی قید بھی بڑھائی جائے تو کیا صورت رہی کہ منطق داخل ہو۔ پھر اس سے قطع نظر کہ منطق داخل ہی یا نہین سب سے بڑی یہ خرابی لازم آتی کہ خود حکمت کے مسئلے بھی اوس سے خارج ہو جاتے ہین کیونکہ جوہر اور امکان ایسی ہی چیزین ہین جنکا ظرف عروض ذہن ہوتا ہی اسی بنا پر کہا جاتا ہی کہ خارجیہ کی قید صحیح نہین ہی اور قریب قریب عام اتفاق ہی کہ منطق حکمت کا ایک جزو ہی اور شیخ نے بھی اجزاے حکمت کی تشریح کرتے ہوے اسی کی تائید کی ہے ❊

حکمت کی دو قسمین ہین عملی۔ نظری۔

حکمت عملی۔ ایسی چیزون کے حالات کا جاننا جنمین انسان کی قدرت اور اختیار کو دخل ہو

حکمت نظری۔ ایسی چیزون کے حالات کا جاننا ہین انسان کی قدرت اور اختیار کو دخل نہین ہے۔

عملی اور نظری کے لحاظ سے قوت مدرکہ کی بھی دو قسمین ہین قوت عملی قوت نظری

قوت عملی۔ وہ قوت ہی جو اعمال کمالیہ کا سبب ہو۔

قوت نظری۔ وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے نفس اشیا اور انکے احوال کا ادراک کر سکے۔

حکمت عملیہ کی تین قسمین ہین تہذیب اخلاق۔ تدبیر منزل۔ سیاست مدن

تہذیب اخلاق۔ ایسے امور کا جاننا جنمین ایک شخص کے منافع ہون۔

تدبیر منزل۔ ایسے امور کا جاننا جنمین اُن لوگونکے منافع ہون جو شریک فی المنزل ہین۔

سیاست مدن۔ ایسے امور کا جاننا جنمین اُن لوگون کے منافع ہون جو شریک فی البلاد ہون۔

حکمت نظری کی بھی تین قسمین ہین طبعی۔ ریاضی۔ الٰہی

[illegible] طبعی۔ ایسی چیزون کے حالات کا جاننا جو اپنے وجود خارجی اور ذہنی دونون مین مادہ کے محتاج ہون

حکمت ریاضی۔ ایسی چیزون کے حالات کا جاننا جو صرف اپنے وجود خارجی مین مادہ کی محتاج ہون۔

حکمت الٰہی۔ ایسی چیزون کے حالات کا جاننا جو اپنے وجود خارجی اور ذہنی کسی مین مادہ کی محتاج نہ ہون۔

فلاسفہ حکمت کے دو حصے عملی اور نظری ہین صرف نظری سے بحث کرتے ہین اور حکمت عملی کا اختصاص شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو اور وہی اس میدان کی فلاسفر اور بڑی حکیم ہے۔

اور حکمت نظری کی تینوں قسموں میں ریاضی مع اپنی چارون قسموں حساب ہندسہ ہیئات موسیقی کے انکی بحث سے خارج ہی چاہے تخیلات پر مبنی ہونے کی وجہ سے یا اور جو اسباب اس کے اعراض کے ہوں۔ صرف طبعی اور الٰہی دو فن رہتے ہیں جسپر حکما خامہ فرسائیاں کرتے آئے اور مجھے بھی اسی کے متعلق لکھنا ہے۔

طبعیات

حکمت طبعیہ کے شروع کرنے کے پہلے ہمکو تین چیزیں بتلا دینا چاہیے اول اُسکی تعریف دوم غایۃ۔ سوم موضوع۔

تعریف۔ یہ پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ ایسی چیزوں کے حالات کا جاننا جو اپنے وجود خارجی ذہنی دونوں میں مادّہ کی محتاج ہوں۔

غایۃ۔ قوت نظریہ کا کمال۔ چاہے طبعی کی شکل میں ہو یا ریاضی اور الٰہی کی۔

موضوع۔ جسم طبیعی ہے بایں حیثیت کہ وہ متحرک ہی یا ساکن یا وہ ذو طبیعۃ ہے یا قوت تغیر میں شامل ہے یا وہ ذو مادہ ہی۔

جسم جسمیں طول۔ عرض عمق نکلے۔

طبیعۃ۔ جو بالذات حرکت اور سکون کا مبدا ہو۔

حیثیت کی دو قسمیں ہیں تعلیلی۔ تقییدی۔

تعلیلی۔ وہ حیثیت ہے جو محمول کے ثبوت کی علت ہو۔ جیسے الانسان من حیث انہ کاتب متحرک الاصابع اسکی دو صورتیں ہیں ایک وہ جو واقع میں علت ہو دوسرے جو ثبوت ذہنی کی علت ہو۔

تقییدی۔ وہ حیثیت ہے جو محکوم علیہ یعنی موضوع کا جز ہو اور مجموعہ حیثیت اور محیث کے لیے

محمول کو ثابت کریں اسکی بھی دو قسمیں ہیں ایک جو واقع یعنی معنون میں قید ہو دوسرے جو عنوان یعنی نظر باحث میں قید ہو۔

جسم کا اطلاق دو معنون میں آتا ہے طبیعی تعلیمی۔

جسم طبیعی۔ وہ جوہر مرکب ہے جسمیں ابعاد ثلثہ متقاطعہ علی زوایا قوائم کا فرض کرنا ممکن ہو۔

جسم تعلیمی۔ وہ عرض ہے جسمیں طول عرض عمق ہو اسی ابعاد ثلثہ طول عرض عمق کو مقدار اور کم بھی کہتے ہیں۔

کم کی دو قسمیں ہیں متصل اور منفصل

متصل۔ وہ کم ہے جو بالذات قابل قسمت ہو اور اوسمین کوئی حد مشترک نکلے۔

منفصل۔ وہ کم ہے جو بالذات قابل قسمت ہو اور تقسیم مین کوئی حد مشترک نہ نکلے۔

جوہر۔ وہ شے ہے کہ اگر خارج مین موجود ہو توکسی موضوع یا محل مین ہوکر نہ پائی جائے۔

عرض۔ وہ شے ہے کہ اگر خارج مین موجود ہو تو بلا کسی محل یا موضوع کے نہ پائی جائے

حکمت طبعی کی تین حصون مین تقسیم ہے مایعم الاجسام۔ فلکیات۔ عنصریات۔

مایعم الاجسام

یہان پہلی بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ جسم طبعی مفرد ہے یا مرکب مفرد ہے تو قابل قسمت ہے یا نہین اگر ہے تو اسکے اجزا کیسے نکلتے ہین۔ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور دراصل یہین سے اس فلسفہ کی بنیاد قائم ہوتی ہے اختلاف مذاہب بیان کرنے کے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انقسام کی تشریح کردون جسکی آگے سخت ضرورت ہوگی قسمت کی چار صورتین ہین قطعی۔ کسری۔ فرضی۔ وہمی۔

دلیل حصر

قسمت کے بعد افتراق خارجی ہوگا یا نہین اگر ہوگا تو کسی آلہ کے ذریعہ سے یا بلا آلہ کے اگر
بذریعہ آلہ کے ہو تو قسمت قطعی اگر بلا آلہ ہے تو کسری اگر افتراق خارجی نہین ہوتا تو اوسکے اجزا
وجود ذہنی مین باہم ممتاز اور متعین ہوتے ہین یا نہین۔ اگر نہین ہوتے تو قسمت فرضی اگر
ہوتے ہین تو وہمی۔

قسمت قطعی جسمین تقسیم کے بعد اجزا متفرق فی الخارج ہون اور یہ افتراق کسی آلہ کے ذریعہ
سے ہو۔

قسمت کسری جسمین تقسیم کے بعد اجزا متفرق فی الخارج نکلین مگر یہ افتراق بغیر کسی آلہ کے ہو۔

قسمت فرضی جسمین تقسیم کے بعد اجزا متفرق فی الخارج نہ نکلین نہ وجود ذہنی مین اجزا کا
باہم امتیاز ہو۔

قسمت وہمی جسمین تقسیم کے بعد اجزا متفرق فی الخارج نہ نکلین مگر وجود ذہنی مین اجزا متعین
اور ممتاز ہون۔

قسمت وہمیہ کی دو قسمین ہین اول اجزا موجود فی الخارج مین باہم امتیاز کا منشا ہو۔ دوسرے منشا نہو۔

اختلاف مذاہب

یہ ظاہر ہے کہ جسم مفرد قابل قسمت کے ہے ورنہ خلا یا سطح جوہری ہونا لازم آئیگا (اسکی بحث آگے آئیگی) تو
اوس جسم مین تقسیم سے جو اجزا حاصل ہوتے ہین بالفعل ہین یا بالقوہ دونون حالتوں مین متناہی
ہین یا غیر متناہی۔

یہ چار مشہور مذہب متکلمین۔ محمد ابن عبد الکریم شہرستانی۔ نظام معتزلہ۔ حکما کے ہین۔

متکلمین۔ اجزا ممکنہ متناہی موجود بالفعل غیر متجزی ہین۔

شہرستانی۔ اجزا ممکنہ متناہی موجود بالقوہ غیر متجزی ہین۔

نظّام معتزلہ - اجزاء ممکنہ غیر متناہی موجود بالفعل ہین -

حکماء - اجزاء ممکنہ غیر متناہی موجود بالقوہ ہین -

ان چارون مذہبون مین صرف حکما کا مذہب صحیح ہے اسی مذہب پر آئندہ مباحث کا مدار ہے
بقیہ تینون مذہبون کے باطل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انکو جزء لایتجزی لازم ہے یعنی ایسے اجزا پر
انتہاء تقسیم ہوتا کہ پھر وہ قابل قسمت نہ ہون - اور یہ باطل توجسکو یہ لازم ہوگا وہ بھی باطل
کیونکہ لازم کے ابطال سے ملزوم کا ابطال ہوجاتا ہی -

جزء لایتجزی - وہ جوہر ہے جو کسی طرح قابل قسمت نہ ہو نہ قطعاً نہ کسراً نہ وہماً نہ فرضاً اسی کو جوہر
فرد بھی کہتے ہین -

ابطال جزء لایتجزی

(۱) اگر جزء لایتجزی موجود ہوگا تو ایک جزء کو دو جزون کے درمیان مین رکھکر یون سوال
کرینگے کہ وسط دونون کے باہم ملنے سے مانع ہوگا یا نہین - اگر نہین ہے تو لازم آئیگا تداخل اور
یہ باطل ہے - اگر مانع ہے تو لامحالہ وسط کی دو طرفین نکلین گی ایک وہ جو پہلے جزء سے ملی ہوگی
دوسری وہ جو تیسرے جزء سے ملی ہوگی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ طرفین آپسمین متغائر ہین یہی تقسیم ہو
(۲) یا کسی جزء لایتجزی کو دو جزون کے ملتقی پر رکھکر یون سوال کرینگے کہ یہ جزء صرف ایک سے
ملیگا یا دونون سے ملیگا اگر صرف ایک سے ملیگا تو خلاف فرض لازم آئیگا کیونکہ ہمنے اسکو ملتقی
پر فرض کیا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ دونون سے ملے اگر دونون سے ملیگا تو یا تمام یا تھوڑا
تھوڑا دونون سے یا ایک سے تمام اور دوسرے سے تھوڑا ان سب صورتون مین تقسیم
لازم آئیگی -

(۳) اقلیدس نے اپنی جگہ پر ثابت کیا ہے کہ ہر خط کی تنصیف ہوسکتی ہے تو جو خط طاق

جزلاتیجزی سے مرکب مانا جائے تو اسکے تنصیف کی بھی صورت ہی کہ جزلاتیجزی کی تقسیم ہو-
اسی طرح اور بھی بہت سی دلیلین ہین جنسے مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ جزلاتیجزی کا تحقق کسی طرح
ممکن نہین- اگر کہین ثابت ہو تو یہ دلیلین اُسکے باطل کرنے کے لیے بہت کافی ہین جب یہ
معلوم ہوچکا کہ جزلاتیجزی کا وجود نہین ہے تو حکما کے علاوہ بقیہ مذاہب ثلاثہ صحیح نہین اور
جسم مین اجزا غیر متناہیہ بالقوہ ہین اور وہ جسم فی نفسہ متصل ہے جیسا دیکھنے مین معلوم
ہوتا ہے- اور وہ اتصال اُس جسم کا ذاتی ہی

اتصال جسم سے خارج نہین ہے

اتصال اگر جسم کی حقیقت سے خارج ہوگا تو لازم آئیگا کہ جسم مجردات سے ہو یا اوسکی ترکیب جزلاتیجزی سے
ہو اور یہ دونون باتین باطل ہین- اتصال اگر حقیقت جسم سے خارج ہے تو جسم دو حال سے خالی
نہین ممتد ہوگا یا نہین اگر نہین ہے تو مجردات سے کیونکہ مجردات اسی کا نام ہے جسمین امتداد یا
اتصال نہ پایا جاوے- اگر ممتد ہے تو لامحالہ اسکی ترکیب اجزاء لاتیجزی سے ہوگی پس
معلوم ہوا کہ اتصال خارج حقیقت نہین ہے تو دو حال سے خالی نہین عین حقیقت ہوگا یا داخل یا جزء حقیقت

اتصال عین حقیقت نہین

کیونکہ جس حال مین جسم کی تقسیم کرتے ہین تو اُس کا موجودہ اتصال معدوم ہوجاتا ہے- اگر
اتصال جسم کا عین ہوتا تو اسکے ساتھ جسم کی فنا بھی باہم آتی- اور ایسا نہین ہوتا پھر عینیہ
کہان رہی- تو معلوم ہوا کہ وہ داخل یا جزء ذات ہے- جسم کے اس جزء کا نام صورت جسمیہ ہی
دوسرا جزء جس سے ملکر جسم کی ترکیب ہوگی ہیولی ہی-
میری اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ جسم مرکب ہے- اُسکے دو جزء نکلتے ہین جسمین ایک کا نام
ہیولی اور دوسرے کا صورت جسمیہ ہے اسکی مفصل بحث آگے آتی ہی یہان صرف یہ دکھانا ہے کہ

جسم بسیط انہین ہے جیسا حکماء اشراقیین قائل ہین۔ یا جیسا اور بعضون کا خیال ہے کہ جسم دو جوہرون سے مرکب نہین ہے بلکہ ایک جوہر اور دوسرے عرض سے جسکا نام جسم تعلیمی ہے

اثبات ہیولی وصورت

ہیولی۔ وہ جوہر ہے جو بالذات قابل اور مستعد ہو۔

صورت وہ جوہر ہے جو بالذات فاعل اور مستدعی جہات ثلاث ہو۔

حکماء مشائین کا خیال ہے کہ جسم کی ترکیب دو جزسے ہے اور وہ دونون جوہر ہین۔ ایک محل ہے اور دوسرا حال ہے محل کا نام انکی اصطلاح مین ہیولی اور حال کا صورت جسمیہ ہے۔ اسی پر فلسفہ یونان کا اصلی مدار ہے اگر یہ ثابت ہو گیا تو میدان انکے ہاتھ ہے ورنہ متکلمین کے بنائے کچھ نہ بنے گی نہ حکماے اشراقین یا اور صاحب مذاہب کے۔ مین اسکی تقریر آگے کرتا ہون اور کوشش کرونگا کوئی فروگذاشت نہو نہ انکی انتہائی طاقت کا جو نتیجہ ہے اوسپر کوئی خارجی اثر پڑے پھر بھی اگر کوئی کمزور پہلو نظر آئے تو انکی وہیتہ اور انکے فلسفہ کی حقیقت ہے جو کچھ اسکے متعلق مجھکو کہنا ہے وہ عنقریب انشاء اللہ تعالے اپنی کتاب العقائد مین ظاہر کرونگا جو اسکے بعد مین لکھنے والا ہون۔ وہو الموفق والمعین ومنہ الہدایۃ والرشاد۔

ہیولی اور صورت

دعوی۔ ہر جسم دو جز سے مرکب ہے جسمین ایک حال ہے اور دوسرا محل۔ محل کا نام ہیولی حال کا صورت جسمیہ۔

حلول۔ اختصاص الناعت بالمنعوت یعنی جو اختصاص صفت کو موصوف کے ساتھ ہوتا ہے یہی معنے حلول کے ہین جسطرح سفیدی۔ سرخی کپڑے مین حال ہے یہی صورت ہی صورت جسمیہ کی ہیولی مین حلول کی فرق اتنا ہے کہ سفیدی سرخی عرض ہین اور صورت جسمیہ جوہر حلول

کی اور بھی بہت سی تعریفین ہین مگر کوئی اعتراض سے خالی نہین —

دلیل جسم مفرد جیسا ہوا پانی ہے ثابت ہوچکا کہ یہ فی نفسہ بھی اوسی طرح متصل ہین جیسے
دیکھنے مین معلوم ہوتے ہین ورنہ وہ خط جوہری یا سطح جوہری یا جزلا یتجزی سے ہوگا اور یہ ثابت
ہوچکا کہ باطل ہین تو جب اسپر انفصال طاری ہوگا تو وہ اتصال بجاے ایک کے دو ہو جائیگا
اور پہلا اتصال جاتا رہیگا - تو اب جو دو اتصال پیدا ہوے ہین دو حال سے خالی نہین یا
عدم سے پیدا ہوے ہین پہلے سے انکا کوئی منشا نہ تھا تو اوس انفصال نے ایک جسم کو معدوم
کردیا اور دو دوسرے جسمون کو عدم سے وجود مین لایا - یہ ظاہر ہے کہ خلاف بداہت ہے
(کیونکہ نہ کوئی جسم معدوم ہوا نہ کسی عدم سے کوئی موجود ہوا بلکہ وہی پہلا جسم تھا جسکے اب دو ٹکڑے
ہوگئے ہین) یا یہ دونون اتصال بالقوہ اوس متصل واحد مین موجود تھے اور انفصال کے
پہلے اومین قوت انفصالیہ موجود تھی - ظاہر ہے کہ یہی واقع ہے - تو جب انفصال طاری
ہوگا تو اسکی قابلیت جسم تعلیمی مین ہوگی یا صورت جسمیہ جو مستلزم جسم تعلیمی ہے مین ہوگی یا
انکے سوا کوئی تیسری چیز نکلیگی - یہ ظاہر ہے کہ جسم تعلیمی یا صورت جسمیہ مین اسکی قابلیت نہین ہے
ورنہ اتصال اور انفصال کا اجتماع لازم آئیگا کیونکہ اتصال جوہری صورت جسمیہ اور اتصال
عرضی جسم تعلیمی ہے تو اگر اسی مین انفصال کی قابلیت اور اسی کا نام انفصال بھی ہو تو ظاہر ہے
کہ اتصال و انفصال کا اجتماع ہوگیا - اسکے علاوہ قابل کے ساتھ ذات مقبول کو باقی رہنا
چاہیے اور یہان ذات مقبول فنا ہوجاتی ہے تو معلوم ہوا کہ انکے سوا کوئی تیسری چیز بھی
ہے جسمین انفصال کی قابلیت ہے اوسی تیسری چیز کو فلاسفہ اپنی اصطلاح مین ہیولی کہتے ہین
یہان تک یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بعض جسم مثل پانی اور ہوا کے جو دیکھنے مین بھی متصل
معلوم ہوتے ہین ہیولی اور صورت سے مرکب ہین - اسی سے تمام اجسام کی ترکیب ہیولے اور

صورت سے ثابت ہوتی ہی۔

دلیل۔ صورت جسمیہ تنہا اپنے محل ہیولے سے غنی ہوگی یا اوسکی محتاج ہوگی۔ اگر غنی ہی تو پھر اسکا حلول غیر ممکن کیونکہ حلول کے لیے احتیاج ضروری ہے۔ اگر محتاج ہوگی تو جہان جہان صورت جسمیہ پائی جائیگی ہیولے ضرور پایا جائیگا۔ تو کون جسم ہے جو صورت جسمیہ سے خالی ہی تو پھر کون جسم ہوگا جو ہیولے سے خالی ہو۔

جب معلوم ہوچکا کہ کوئی جسم ایسا نہین ہے جسکی ترکیب ہیولا اور صورت سے ہو تو یہان ایک بحث پیدا ہوتی ہے کہ مرکب کے اجزا مین باہم افتقار ہوتا ہے اس قاعدے سے ہیولا اور صورت مین بھی افتقار ہوتا چاہیے اسلیے اسکی ضرورت پڑی کہ کہا جاسے ہیولا بغیر صورت جسمیہ کے اور صورت جسمیہ بغیر ہیولے کے نہین پائی جاسکتی۔ مگر اسمین ایک جہت سے افتقار نہین ہے جس سے دور لازم آئے بلکہ صورت جسمیہ اپنے تشخص مین ہیولے کی محتاج ہی اور ہیولے اپنے وجود مین صورت جسمیہ کا محتاج ہو۔

احتیاج صورت جسمیہ

صورت جسمیہ اپنے تشخص مین ہیولے کی محتاج ہے۔ اسلیے کہ اگر بغیر ہیولے کے پائی جائیگی تو متناہی ہوگی یا غیر متناہی یہ دونون احتمال باطل تو صورت جسمیہ کی عدم احتیاج باطل ابطال غیر متناہی جتنے اجسام یا ابعاد پائے جاتے ہین متناہی ہین کیونکہ یہان تطبیق سے کئی مسافت غیر متناہی کے استحالہ پر قائم ہین۔

تطبیق

اگر بعد غیر متناہی کا وجود ممکن ہے تو اوس بعد سے تھوڑا سا ٹکڑا اس لقیہ کٹے ہوے کو اُس مجموعہ پر اس طرح اپنے وہم مین تطبیق دیتے ہین کہ اس جز کا مبدا ٹھیک اوس مجموعہ کے مبدا پر

منطبق ہو جائے تو یہاں اب دو چیزیں جانب ابتداء سے مطابق ہونگی جنمیں سے ایک کل ہو اور
دوسرا جزو تو البتہ یا تو دونوں متناہی اور منقطع ہونگے تو لازم آئیگا کہ جزو کل برابر ہو جائیں
اور یہ صریح باطل ہے۔ یا غیر متناہی اور منقطع ہو جائینگے تو اسکی دو صورتیں ہیں کہ کل متناہی ہوگا یا
جز اگر کل متناہی ہوگا تو لازم آئیگا کہ جز کل سے بڑا ہے یہ بھی صریح غلط ہے۔ تو لامحالہ وہ جز
متناہی ہوگا تو وہ کل اگر اس جز سے بڑا ہوگا تو صرف اوسی قدر جتنا کہ اسمیں سے کاٹ ڈالا
گیا ہے اور یہ ایک بالکل تھا پھر اور مسلم ہے کہ زائد علی المتناہی بقدر متناہی متناہی ہوتا ہے تو معلوم
ہوا کہ دنیا غیر متناہی موجود نہیں ہے۔

برہان سلمی

اگر غیر متناہی کا وجود ہے تو ہم ایک نقطے سے دو امتداد جیسے مثلث کی دو ساقیں ایک نقطہ
سے نکلتی ہیں نکالتے ہیں تو جیسے جیسے یہ امتداد بڑھتی جائیگی انکے درمیان کا بعد بھی بڑھتا جائیگا
اگر یہ امتداد غیر متناہی مانی جائے تو لامحالہ انکا درمیانی بعد بھی غیر متناہی ہوگا حالانکہ محصور
بین الحاصرین ہے۔

برہان مسامتہ

اگر غیر متناہی ممکن ہے تو ہم ایک خط ایسا فرض کرتے ہیں جو جانب شمال غیر متناہی
ہے اور اوس خط کے موازی ایک دوسرا خط فرض کرتے ہیں جو کسی کرہ کا قطر ہے تو جس
وقت ہم کرہ کو اوس جانب حرکت دینگے جو ب کے موازی
ہے اور دوسری طرف ایک ہی جگہ ثابت رہے تو اس وقت
ان میں مسامتہ پیدا ہو جائیگی اور وہ پہلی موازات جاتی رہیگی
اور مسامتہ کا غیر متناہی میں پایا جانا محال ہے کیونکہ اگر مسامتہ
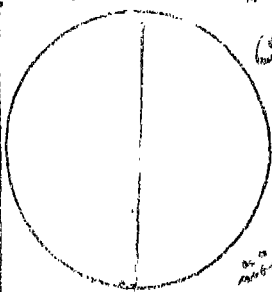
پیدا ہوگی تو کسی ایسی آن مین پیدا ہوگی جو نقطہ معینہ کے ساتھ فرض کی گئی ہے اور یہ نہین ہو سکتا کہ
ٹکراوسکے ماقبل کے مرور کے بعد اور وہ مسافت غیر متناہی ہے تو قطع زمانہ متناہی مین کیونکر
متصور ہو سکتا ہی - حالانکہ زمانہ متناہی مین ہوا ہے -

ابطال متناہی - اگر صورت جسمیہ متناہی ہوگی تو لا محالہ متشکل ہوگی یعنی اوسکو حد واحد یا
چند حدود احاطہ کرینگے - تو وہ شکل یا ذات جسمیہ کی وجہ سے ہوگی اور یہ صحیح نہین ورنہ لازم آئیگا کہ
کل اجسام ایک ہی شکل کے ہو جائین کیونکہ جب وہ ذات جسمیہ کی وجہ سے ہے اور اقتضاے
ذات کہین نہین بدلتا - یا وہ تشکل کسی لازم جسمیہ کی وجہ سے ہوگا یہ بھی غلط ورنہ وہی پہلی
خرابی لازم آئیگی کہ کل اجسام ایک شکل کے ہو جائین کیونکہ اقتضای لازم ذات بھی نہین بدلتا
یا وہ تشکل کسی عارض جسمیہ کی وجہ سے ہوگا یہ بھی باطل ہے ورنہ اوسکا زوال ممکن ہوگا
کیونکہ خود عارض کا زوال ممکن ہے تو جب اوسکا زوال ممکن ہے تو یہ بھی ممکن ہوگا کہ وہ
متشکل بشکل آخر بھی ہو تو لا محالہ وہ قابل انفصال ہوگا اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جو قابل انفصال
ہے اوسکی ترکیب ہیولے اور صورت سے ہے تو یہ بھی ہیولی اور صورت سے مرکب ہوگا حالانکہ
ہمنے اسکو مجرد مانا تھا -

احتیاج ہیولی

ہیولی اپنے وجود مین صورت جسمیہ کا محتاج ہے - اگر بغیر صورت جسمیہ کے پایا جاے تو دو حال سے
خالی نہین متحیز ہوگا یا نہین دونون صورتین باطل تو ہیولی کا بغیر صورت جسمیہ کے پایا جانا
یہ باطل -

ابطال تحیز - اگر ہیولی متحیز ہوگا تو قابل قسمت ہوگا یا نہین اگر نہین ہے تو یا جوہر فرد ہوگا یا خط
جوہری یا سطح جوہری یہ سب باطل - اگر ہے تو لا محالہ اوسکے لیے مقدار ہوگی اور متشکل بشکل [illegible]

صورت جسمیہ کے نہین پائی جاتی تو ہیولی مجرد نہین رہیگا حالانکہ ہمنے مجرد مانا تھا۔

ابطال عدم تجرد - اگر ہیولی متحیز نہین ہے تو اسکا اقتران صورت جسمیہ سے ممکن ہی یا نہین
اگر ممکن نہین ہے تو وہ مجردات سے ہوگا حالانکہ ہمنے ہیولی اجسام مانا تھا - اگر ممکن ہے تو
جمیع احیاز مین داخل ہوگا یہ بھی باطل یا کسی مین داخل نہ ہوگا یہ بھی باطل یا بعض
مین داخل ہوگا اور بعض مین نہین تو لازم آئیگی ترجیح بلا مرجح یہ بھی باطل تو ہیولے کا
صورت جسمیہ سے تجرد یہ ہی باطل۔

کیفیت تلازم

جب یہ معلوم ہوچکا کہ ہیولی اور صورت بغیر ایک دوسرے کے نہین پائے جا سکتے اور انمین
تلازم ہے تو تین حال سے خالی نہین یا ہیولے علت ہوگی صورت کی یا صورت علت ہوگی
ہیولی کی یا دونون کسی تیسری علت کے معلول ہونگے - پہلی دونون صورتین باطل ہین انمین
تلازم صرف اسوجہ سے ہے کہ وہ کسی علت کے معلول ہین۔

صورت علت نہین کیونکہ اگر علت ہو تو ہیولے پر مقدم ہوگی - صورت اور تشکل مین معیت
ہے اور تشکل بغیر ہیولے کے نہین پایا جاتا تو صورت کو بھی بغیر ہیولی کے نہین پایا جانا چاہیے
اور ابھی یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اوسکو ہیولے پر مقدم ہونا چاہیے اور اب تاخر ثابت ہوا - تو
تقدم علی نفسہ لازم آیا اور یہ باطل۔

ہیولے علت نہین کیونکہ ہیولے قابل ہوتا ہے فاعل نہین ہوتا - اسمین قوت قبولیہ اور
انفعالیہ کی ہوتی ہے فعلیہ اور ایجاب کی قوت نہین ہوتی تو پھر علت کیا ہوگا۔

صورت نوعیہ

اجسام مختلفہ مین ہیولے اور صورت کے علاوہ ایک تیسری چیز بھی نکلتی ہے جسکا نام فلاسفہ

کی اصطلاح مین صورت نوعیہ ہی۔
ثبوت ہم بالبداہتہ دیکھتے ہین کہ اجسام کے لوازمات مختلف ہین تو اس اختلاف کی علت یا کوئی امر خارجی ہوگا یا داخلی یہ تو ظاہر ہے کہ کوئی امر خارجی اسکی علت نہین ہوسکتا تو لا محالہ امر داخلی ہوگا تو خود جسم ہے یا ہیولے یا صورت جسمیہ یا کوئی اور جزو جسم۔ گذشتہ تقریرون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسم ہیولے صورت مین اسکی صلاحیۃ نہین تو یقینی کوئی جزو جسم ہوگا۔ اسی کو فلاسفہ صورت نوعیہ کہتے ہین۔
جسم کے لیے ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے جسمین وہ سکونت اختیار کرے اور اوس سے منتقل ہو کر پھر اوسمین آسکے اسی چیز کا نام مکان ہے۔ اب اختلاف اسمین ہی کہ وہ ہی کیا چیز مکان سطح باطن جسم حاوی کی جو مماس ہے سطح ظاہر جسم محوی کو۔ یہی صحیح ہے۔ کیونکہ مکان یا محض خلا کا نام ہے یا سطح باطن جسم حاوی کی جو مماس ہے سطح ظاہر جسم محوی کو پہلی صورت باطل کیونکہ اگر خلا ہے تو وہ لاشے محض ہوگا یا بعد موجود مجرد عن المادہ دونون صورتین باطل تو خلا خود باطل۔
ابطال اول۔ ہم البداہتہ دیکھتے ہین کہ خلا مین کمی بیشی ہوتی ہے کیونکہ دو دیوارون کا خلا دو شہرون کے خلا سے بہت کم ہے اور جو چیز کمی بیشی قبول کرتی ہے وہ لاشئے محض کیسے ہوسکتی ہی
ابطال ثانی۔ اگر ایسا بعد پایا جائے جو ہیولے سے مجرد ہو تو وہ بعد لذاتہ محل سے غنی ہوگا تو اوسکا اقتران بالمحل کیسے ہوسکتا ہے۔ حالانکہ اقتران ضروری ہے کیونکہ یہ ثابت ہوچکا ہی کہ طبیعت مقداریہ لذاتہا محل کی محتاج ہے۔

حیز طبعی

یہ بھی مکان ہی کے معنی مین آتا ہے فرق اتنا ہے کہ مکان بدلتا رہتا ہے اور حیز بلا قسر قاسر نہین

بدلتا۔ بلکہ مکان سے عام ہے کیونکہ جسکے لیے مکان نکلتا ہے اوسکا حیز وہی مکان ہے اور جسکے لیے
مکان نہین نکلتا جیسے فلک الافلاک تو اسکا حیز اوسکی وہ وضع ہے جسکی وجہ سے وہ تمام اجسام
سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

حیز۔ وہ ہے جسکی وجہ سے جسم اشارہ حسیہ مین ممتاز ہو جاے۔

حیز طبیعی۔ وہ ہے کہ جب جسم اوسمین موجود ہو تو طبیعت اوسمین سکون چاہے اور جب کوئی
قسر قاسر اُس سے خارج ہو تو اوسکی طرف حرکت چاہے۔

قاسر۔ وہ امر ہے جو خارج اور موثر فی الجسم تاثیر اغریباً کرے ہو۔

دعوی۔ ہر جسم کے لیے حیز طبیعی ہے۔ کیونکہ اگر ہم عدم قواسر فرض کرین تو ظاہر ہے کہ وہ کسی
حیز مین ہوگا تو وہ حیز بالذات جسم اوسکا مقتضی ہے یا کوئی قاسر۔ قاسر تو نہین ہو سکتا کیونکہ ہمنے
عدم القواسر فرض کیا ہے تو لامحالہ جسم ہوگا تو جسم مین یا ہیولے ہوگا یا صورت جسمیہ یا طبیعت
یعنی صورت نوعیہ۔ ہیولے تو نہین ہے کیونکہ ہیولے قابل محض ہوتا ہے اور حیز مین یہ صورت
جسمیہ کا تابع ہے اور نہ صورت جسمیہ کیونکہ اسکی نسبت جملہ اعیان سے برابر ہے پھر کسی خاص حیز
کی تخصیص کیونکر ہوگی تو متعین ہو گیا کہ طبیعت ہوگی یہی ثابت کرنا تھا کہ ہر جسم کے لیے حیز طبیعی
ضروری ہے۔

جسم کے لیے دو حیز طبیعی نہین ہو سکتے

کیونکہ جس حال مین جسم کے لیے دو حیز طبیعی نکلین گے۔ اور وہ ایک حیز مین ہوگا تو دوسرے حیز
کا طالب ہوگا یا نہین۔ اگر طالب ہے تو پہلا حیز حیز طبیعی نہین رہا کیونکہ ہم ابھی بتلا چکے ہین
کہ جسم جب حیز طبیعی مین رہتا ہے تو وہ حیز اوسمین سکون چاہتا ہے نہ کہ خروج، حالانکہ ہمنے
حیز طبیعی فرض کیا ہے۔ اگر دوسری حیز کا طالب نہین ہے تو پھر دوسرا جز حیز طبیعی نہ رہے گا

حالانکہ اسسے بھی ہم طبیعی ملنچکے ہین۔

شکل طبیعی

شکل۔ وہ ہیئت ہے جو ایک یا چند حدون کے احاطہ سے پیدا ہو۔ یا مقدار کے لیے جہت تناہی سے حاصل ہو۔

شکل طبیعی۔ وہ شکل ہے جو بلا کسی موانع کے اقتضاے طبع کی وجہ سے ہو۔

دعوے۔ ہر جسم کے لیے شکل طبیعی کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر جسم متناہی ہے (صغری) اور جو متناہی ہے متشکل ہے (کبری) تو جو جسم متناہی ہے متشکل ہے (نتیجہ) پھر ہر جسم متناہی متشکل ہے (صغری) اور جو متشکل ہے اوسکے لیے شکل طبیعی ہے (کبری) تو جو متشکل ہو اُسکے لیے شکل طبیعی ہے (نتیجہ) صغریٰ اوّل جیسے پہلے ثابت ہو چکا کہ غیر متناہی کا وجود باطل ہی تو جو جسم ہوگا متناہی ہوگا۔ صغری ثانی اسلیے کہ جب وہ متناہی ہے تو لا محالہ اُسکو حد یا حدود گھیر لینگے تو شکل پیدا ہو جائیگی۔ اسی سے کبریٰ اوّل کی صحت بھی معلوم ہو گئی رہا کبریٰ ثانی وہ یون صحیح ہے کہ جس حالت مین جسم کو بعدم القواسر فرض کریں تو لا محالہ وہ کسی شکل معین پر ہوگا تو وہ شکل کسی قاسر کی وجہ سے ہوگی یا طبیعت جسمیہ کی وجہ سے۔ قاسر کی وجہ سے تو نہین ہو سکتی کیونکہ عدم القواسر فرض کیا ہے۔ رہگئی طبیعت یہی مدعا ہے۔

حرکت وسکون

جتنے موجودات ہین اونمین بعض بہر صورت بالفعل ہین۔ یعنی اونکے کمال مین کوئی حالت منتظرہ نہین باقی رہتی بلکہ جتنے کمال ہین بالفعل موجود ہین۔ جیسے جناب باری عز اسمہ یا عقول (علی راے الحکما) اور بعض کسی وجہ سے بالفعل اور کسی وجہ سے بالقوہ جیسے اجسام اور جو بالقوہ ہین اونکا خروج فعلیت کی طرف ممکن ہوگا ورنہ وہ بالقوہ نہین بلکہ ممتنع ہو جائینگے

تو وہ خروج دفعی ہوگا یا تدریجی - اگر دفعی ہے تو کون و فساد اور تدریجی ہے تو حرکت

حرکت - کسی شے کا قوت سے فعل کی طرف تدریجاً خارج ہونا - یا جو کمال اول ہو بالقوہ من حیث ہو بالقوہ کے لیے -

سکون - جسمین حرکت نہو مگر اوسمین متحرک ہونے کی صلاحیت ہو -

حرکت کا اطلاق دو معنون مین آتا ہے توسطیہ - قطعیہ

توسطیہ - وہ حرکت ہی کہ متحرک درمیان مبدا اور منتہی کے اسطرح سے ہو کہ حدود مسافت مین کسی حد پر نہ وہان پہونچنے کے پہلے تھا نہ بعد -

قطعیہ - وہ حرکت ہے کہ متحرک درمیان مبدا اور منتہے کے برابر ممتد اور مستمر ہو جیسے قطرہ کہ گرتے ہوے خط معلوم ہوتا ہے یا شعلہ جو چکر دینے سے پورا دائرہ معلوم ہونے لگتا ہے -

ان دونون حرکتون مین توسطیہ کا وجود خارج مین پایا جاتا ہی - اور قطعیہ کا محض ذہن مین -

حرکت کی چار قسمین ہین - کمّی - کیفی - اینی - وضعی -

کمّی - وہ حرکت ہی جو بالذات قابل قسمت ہو جیسے جسم کا بڑھنا - گھٹنا -

کیفی - وہ حرکت ہے جو بالذات نہ قسمت قبول کرے نہ نسبت جیسے حرارت - برودت - اس حرکت کو استحالہ بھی کہتے ہین -

اینی - وہ حرکت ہے جو جسم کے ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف تدریجاً منتقل ہونے سے پیدا ہو - اسکا نام نقلہ بھی ہے -

وضعی - وہ حرکت ہی کہ متحرک کا حیز باقی رہے اور اوسکے اجزا کی نسبت بدلتی رہے یا یون کہین کہ جسم کا مکان کلی باقی رہے اور اسکے اجزا کی نسبت امور خارجہ سے بدلتی رہے -

پھر حرکت کی باعتبار متحرک کے دو قسمین ہین ذاتی عرضی -

... وہ حرکت ہے جو متحرک کو بالذات یا بلا واسطہ ہو جسطرح خود انجن یا جہاز کو۔

عرضی۔ وہ حرکت ہے جو متحرک کو بالعرض یا بواسطہ ہو جس طرح ریل یا کشتی پر بیٹھنے والے کو انکی حرکت سے حرکت ذاتیہ کی تین قسمیں ہیں طبعیہ۔ قسریہ۔ ارادیہ۔

دلیل حصر

قوت محرکہ مستفاد و خارج سے ہوگی یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو اُسکے لیے شعور ہے یا نہیں۔ اگر شعور ہے تو حرکت ارادیہ اگر شعور نہیں تو طبعیہ اگر مستفاد و خارج سے ہو تو قسریہ۔

قسریہ۔ وہ حرکت ہے جو متحرک کو بذاتہ کسی خارج کیوجہ سے لاحق ہو جیسے اُس پتھر کو جسکو ہم اپنے ہاتھ سے پھینکتے ہیں

ارادیہ۔ وہ حرکت ہے جو متحرک کو بذاتہ شعور اور ارادہ کی وجہ سے لاحق ہو جسطرح ہم تم جہان جی چاہتا ہے جاتے ہیں۔

طبعیہ۔ وہ حرکت ہے جو متحرک کو بذاتہ بلا شعور اور ارادہ کے اُسکی اقتضا سے طبیعت کی وجہ سے لاحق ہو جسطرح ڈھیلے کو اوپر پھینکنے کے بعد جو نیچے کی طرف حرکت ہوتی ہے۔

زمان

اسمین بڑا اختلاف ہے کہ زمانہ کا وجود خارج مین پایا جاتا ہے یا نہیں یہان اختلافات کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف زمانہ کا اثبات ہمین کر دینا چاہیے مگر منکرین کے براہین کا نقل کر دینا لطف سے خالی نہوگا منکرین زمانہ یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ اگر زمانہ موجود ہو تو تین حال سے خالی نہین ماضی ہوگا یا حال یا استقبال ماضی اور حال تو ظاہر ہے کہ موجود نہین تو لا محالہ زمانہ حال کو موجود ہونا چاہیے۔ اگر زمانہ حال بھی موجود نہین تو پھر سرے سے زمانہ ہی کا وجود جاتا رہیگا کیونکہ ماضی اُسکا نام ہے جو گذر چکا ہو استقبال وہ ہے جو آیندہ آئے تو اگر حال بھی موجود نہین تو اب اور کیا رہا جسکو زمانہ کہا جائے اور

کیا چیز رہی جو موجود ہو حالانکہ ہم زمانہ کو موجود مان چکے ہیں۔ تو لامحالہ زمانہ حال
اور یہ محال کیونکہ اگر موجود ہی تو منقسم ہوگا یا غیر منقسم اول باطل کیونکہ عند الانقسام وہ قار ہوگا
یا غیر قار سو تو بالبداہۃ معلوم ہو کہ قار نہیں ہو اگر غیر قار ہو تو حاضر یعنے زمانہ حال کے بعض
اجزا گذر چکے ہونگے تو پھر وہ حاضر نہیں رہیگا۔ اگر منقسم نہیں ہو تو جزء ثانی میں کلام ہوگا
اسی طرح رابع خامس یہانتک کہ الی غیر النہایۃ تو زمانہ کا ترکب آنات متتالیہ سے ہوگا
اور وہ آنات حرکت پر منطبق ہو اور حرکت مسافت پر تو جسم کا ترکب اجزاء غیر متجزی سے لازم
آئیگا اور یہ باطل۔ تو زمانہ کا موجود فی الخارج ہونا بھی باطل اسیطرح اور بھی بہت سی دلیلیں ہیں

اثبات زمانہ

پھر دوسرا اختلاف اسمین پڑا کہ زمانہ ہو کیا چیز۔ کسی نے کہا فلک اعظم ہو کسی نے کہا اسکی
حرکت ہو کوئی قائل ہو کہ نفس حرکت کا نام ہو۔ کسی کا خیال ہو کہ جوہر مجرد واجب لذاتہ ہو مگر
حق یہ ہو کہ زمانہ کم متصل غیر قار مقدار للحرکت کا نام ہو۔
کیونکہ ہم دو حرکت ایسی فرض کرتے ہیں جو سرعت اور بطو مین مختلف ہیں اور ایک ہی ساتھ
دونوں کی حرکت شروع ہوئی اور ایک ساتھ ختم ہوگئی تو ظاہر ہو کہ جو حرکت سریع تھی اسنے بہ نسبت بطی
کے زیادہ مسافت طے کی ہوگی تو لامحالہ دونوں حرکتوں کی ابتدا اور انتہا کے درمیان کوئی شے
ہوگی جس سے دونوں حرکتوں کا اندازہ ہوا ہو اور وہ دونوں میں برابر ہوگی۔ تو وہ چیز نفس فلک
تو نہیں ہو کیونکہ دونوں مختلف ہیں اور نہ دونوں متحرک کیونکہ یہ بھی آپسمین مختلف ہیں اور
نہ خود حرکت کیونکہ یہ بھی باہم مختلف ہیں اور ظاہر ہو کہ ما بہ الاشتراک ما بہ الاختلاف کے علاوہ
کوئی چیز ہو تو معلوم ہوا کہ علاوہ متحرک حرکت مسافت کے ایک دوسری چیز ہو اسیکا نام زمانہ ہو